زنجبیل

تحقیق و تحریر: سید قاسم محمود

قرآنی نام: زنجبیل — عربی: جنزبیل بھی کہتے ہیں

فارسی: زنجبیل — اردو، ہندی: ادرک، سونٹھ

سنسکرت: اردرکم — انگریزی: ginger

نباتاتی نام: Zingiber Officinale Rose

قرآن مجید میں اس کا حوالہ صرف ایک آیت میں آیا ہے۔ سورۃ الدہر کی آیت ۱۷ میں یوں ارشاد ہوا:

﴿وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا﴾

''اُن کو وہاں ایسی شراب کے جام پلائے جائیں گے جن میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔''

اس آیت کو اگلی آیت ۱۸ کے ساتھ ملا کر پڑھیے:

﴿عَيْنًا فِيهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيلًا﴾

یعنی یہ جنت کا ایک چشمہ ہوگا جسے سلسبیل کہا جاتا ہے۔

ان دونوں آیات کو اسی سورۃ الدہر کی پانچویں آیت کے ساتھ ملا کر پڑھیے تو معلوم ہوگا کہ تینوں آیات معانی کی ایک وحدت رکھتی ہیں:

﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا﴾

''نیک بندے ایسے جام سے پئیں گے، جس کا مزاج کافوری ہوگا۔''

مولانا امین احسن اصلاحی کی تفسیر ''تدبر قرآن'' کی طرف رجوع کیا جائے تو ''زنجبیل'' اور ''کافور'' دونوں نباتات کی کافی وضاحت ملتی ہے۔ سورۃ الدہر کی آیت ۵ کی تشریح میں مولانا صاحب لکھتے ہیں:

''یہ کافروں کے مقابل میں شاکر بندوں کے صلے کا بیان ہوا ہے اوران کواَبرار سے تعبیر فرمایا ہے۔''بِرّ'' کی اصل روح ایفائے عہد و ذمہ ہے اور لفظ''شکر'' کی اصل حیثیت نعمت کے حق کو پہچاننا اوراس کوادا کرنا ہے۔ان دونوں میں واضح قدرِ مشترک موجود ہے۔اللہ تعالیٰ کے جو بندے اُس کی نعمتوں کا حق پہچانتے اوراُس کوادا کرتے ہیں' وہی دراصل اس کے شکر گزار اور وفادار بندے ہیں۔

لفظ''کاْس ''ظرف اور مظروف یعنی شراب اور جام دونوں معنوں میں آتا ہے۔

''مزاج'' کے معنی ملونی کے ہیں۔کھانے پینے کی چیزوں میں بعض اوقات لذت' خوشبو یا اُن کے مزاج میں اعتدال پیدا کرنے کے لئے بعض چیزیں اُن کے استعمال کے وقت ملائی جاتی ہیں۔شراب میں بھی اس طرح کی ملونیوں اور بعض دوسرے لوازم کا ذکر عرب شعراء کرتے ہیں۔اہل جنت کی شراب میں یہ ملونی چشمہٴ کافور کے آبِ زلال کی ہوگی۔

''کافور'' سے مراد یہاں معروف کافور نہیں ہے۔قرآن نے خود وضاحت فرمادی ہے کہ یہ جنت کا ایک چشمہ ہے' جس کے کنارے بیٹھ کر اللہ کے نیک اور شکر گزار بندے شراب نوش کریں گے اوراس چشمے کے پانی کی ملونی سے اس کے کیف وسرور کو دوچند کریں گے۔رہا یہ سوال کہ اس کا نام''کافور'' کیوں رکھا گیا ہے' تو ناموں سے متعلق اس طرح کا سوال اگرچہ پیدا نہیں ہوتا' تاہم ذہن اس طرف جاتا ضرور ہے کہ اسم اور مسمّٰی میں کوئی مناسبت ہوگی۔یہ مناسبت کس نوع کی ہے؟اس کا تعلق متشابہات سے ہے۔اس کی اصل حقیقت اُسی دن اور اُنہی خاص بندوں پر کھلے گی' جن کواُس سے بہرہ مند ہونے کی سعادت حاصل ہوگی''۔

آیت ۱۷ اور ۱۸' جن میں''زنجبیل'' کا حوالہ آیا ہے' اُن کی تشریح میں مولانا اصلاحی مرحوم ومغفور رقم طراز ہیں:

''اوپر(آیت ۵ اور ۶ میں)چشمہٴ کافور کا ذکر ہوا۔یہاں ایک دوسرے چشمے کا ذکر ہے۔فرمایا کہ اس میں ایک اور شراب بھی اُن کو پلائی جائے گی جس میں چشمہٴ زنجبیل کی ملونی ہوگی۔یہ بھی جنت کے چشموں میں سے ایک چشمہ ہے' جس کا دوسرا نام ''سلسبیل'' ہے۔ناموں سے متعلق ہم اوپر اشارہ کرچکے ہیں کہ اِن میں لغوی مفہوم کا اعتبار نہیں ہوتا۔''زنجبیل'' کے مشہور لفظی معنی تو سونٹھ کے ہیں' لیکن نام بادنیٰ مناسبت بھی رکھے جاتے ہیں۔جنت اور دوزخ کی کتنی ہی چیزوں کے نام قرآن مجید میں

مذکور ہیں' لیکن ان ناموں سے اُن کے مسمّٰی کی حقیقت کا صحیح علم ممکن نہیں ہے۔ ہمارے لیے یہ بہت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے ناموں سے آگاہ کر دیا۔ ان شاء اللہ ایک دن اِن کی حقیقت بھی معلوم ہو جائے گی۔ اس چشمے کا دوسرا نام ''سلسبیل'' ہے۔ زجاج کے نزدیک اس کے معنی رواں دواں کے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ نام بھی محض اس کی روانی کی مناسبت سے رکھا گیا ہے' جو اس کے گوناگوں اوصاف میں سے صرف ایک ہے''۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے آیت ۱۷ اور ۱۸ کی تشریح میں ''تفہیم القرآن'' میں لکھا ہے:

''اہل عرب چونکہ شراب کے ساتھ سونٹھ ملے ہوئے پانی کی آمیزش کو پسند کرتے تھے' اس لیے فرمایا گیا کہ وہاں اُن کو وہ شراب پلائی جائے گی جس میں سونٹھ کی آمیزش ہو گی' لیکن اس آمیزش کی صورت یہ نہ ہوگی کہ اُس کے اندر سونٹھ ملا کر پانی ڈالا جائے گا' بلکہ یہ ایک قدرتی چشمہ ہوگا' جس میں سونٹھ کی خوشبو تو ہوگی' مگر اس کی تلخی نہ ہوگی' اس لیے اُس کا نام ''سلسبیل'' ہوگا۔ سلسبیل سے مراد ایسا پانی ہے جو میٹھا' ہلکا اور خوش ذائقہ ہونے کی بنا پر حلق سے بہ سہولت گزر جائے۔ مفسرین کی اکثریت کا خیال یہ ہے کہ یہاں سلسبیل کا لفظ اس چشمے کے لیے بطور صفت استعمال ہوا ہے نہ کہ بطور اسم''۔

علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی نے ''تفسیر مظہری'' (اردو) میں متعلقہ آیات کی جو تشریح کی ہے' وہ بھی قابل مطالعہ ہے۔ فرماتے ہیں:

''سونٹھ کی آمیزش والی شراب عرب کے ذوق کے لیے بہت لذیذ ہوتی تھی۔ اللہ نے بھی (انہی کے ذوق کے اعتبار سے) وعدہ فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے فرمایا: اللہ نے جنت کی جن چیزوں کا ذکر قرآن میں کیا ہے' اور جو نام ذکر کیے ہیں' ان کی مثال دنیا میں نہیں۔ بعض کا قول ہے کہ زنجبیل جنت کے ایک چشمے کا نام ہے جس کے پانی میں سونٹھ کا مزا ہوگا۔ قتادہؒ نے کہا: جنتی چشمے کا پانی اہل قربت کو بغیر آمیزش کے ملے گا اور باقی اہل جنت کو آمیزش کے بعد''۔

ان دو آراء کا حوالہ دینے کے بعد قاضی صاحب پانی پتی اپنی رائے کا اظہار یوں کرتے ہیں:

''میں کہتا ہوں کہ اللہ نے ﴿كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا﴾ بھی فرمایا اور ﴿كَاْسًا

کَانَ مِزَاجُھَا زَنۡجَبِیۡلًا﴾ بھی فرمایا' یہ اختلاف پینے والوں کی طبعی خواہش کے پیش نظر ہوگا۔ گرم مزاج والوں کو مشروب کی خنکی پسند ہوتی ہے۔ ان کو ایسی شراب مرغوب ہوتی ہے جس میں کافور کی آمیزش ہو اور سرد مزاج والوں کو گرم مشروب پسند ہوتا ہے' اس لیے اُن کو ایسا مشروب مرغوب ہوتا ہے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہو۔ ہر شخص کی رغبت اور طبعی خواہش جدا جدا ہے''۔

قرآن کا زنجبیل ہمارے ملک میں ادرک اور سونٹھ ہیں۔ دونوں ایک ہیں' یعنی تاثیر میں جدا جدا۔ ادرک ایک پودے کی جڑ ہے' جس کا تنا دو تین فٹ اونچا گنے کی مانند ہوتا ہے اور ان ہی جیسی لمبی لمبی پتیاں لگتی ہیں۔ پاکستان میں بھی اس کی کاشت ہوتی ہے۔ ادرک کو ایک خاص طریقے سے خشک کر کے سونٹھ بنائی جاتی ہے۔ ادرک غذا کو ہضم کرتی اور بھوک لگاتی ہے۔ بادی بلغم کو چھانٹتی اور ریاح کو خارج کرتی ہے۔ سردیوں میں ادرک کو گڑ میں ملا کر کھانے سے بدن میں گرمی پیدا ہوتی اور سردی کم لگتی ہے۔ اپھارہ' پیٹ کا درد' کھانسی' دمہ' گٹھیا جیسے بلغمی امراض میں اس کے کھانے سے فائدہ پہنچتا ہے۔ گٹھیا اور بائے کے درد کو دور کرنے کے لیے اس کا تیل بنا کر مالش کرنے سے فائدہ پہنچتا ہے۔ جو طبی فوائد ادرک کے ہیں' وہی سونٹھ کے بھی ہیں۔ (بحوالہ ''دوائیں اور جڑی بوٹیاں'' ہمدرد فاؤنڈیشن' کراچی)

ڈاکٹر اسرار احمد

کے پانچ خطبات جو سالانہ محاضرات ۱۹۹۱ء میں دیئے گئے

حقیقت ایمان

تسوید و ترتیب: مولانا ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور

﴿اہم موضوعات﴾ . ایمان کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم . ایمان کا موضوع . قانونی اور حقیقی ایمان کا فرق اور ان کے ضمن میں کلامی مباحث . ایمان و عمل کا باہمی تعلق . ایمان اور نفاق . ایمان حقیقی کے سرچشمے

اشاعت خاص: 90 روپے اشاعت عام: 50 روپے